

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.zubinovelzone.in>

<https://www.znzlibrary.com/>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10)

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

ہاں میں موجود ناولز یا کینیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کینیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : [Yaar E Sitamgar](#)

[Lams E Junoon By Zoya Ali Shah](#)

[Dedar E Yaar By Gumnam Larki](#)

[Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra](#)

[Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki](#)

[Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal](#)

[Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3](#)

[Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat](#)

[Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal](#)

Novels Categories

[Web Special](#)

[Short Novels](#)

[Long Novels](#)

[Digest Novels](#)

[Romantic Novels](#)

[Facebook Novels](#)

[Ebook Novels PDF](#)

[Youtube Novels PDF](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

مکمل ناول

لازوال

بشری فاطمہ

Revenge based novel

اندھیرے کمرے میں دو وجود کر سیوں پر رسیوں سے جھکڑے ہوئے تھے۔
راہداری میں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دیتی ہے۔ تین لوگ کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ ایک شخص
اپنے بوس کو بیٹھنے کے لیے کرسی پیش کرتا ہے۔ دونوں وجود ابھی تک بیہوش ہوتے ہیں۔
"انہیں ہوش میں لاؤ" بوس کی کرخت آواز کمرے میں گونجتی ہے۔ ایک شخص پانی کی بالٹی ان کے اوپر
پھینکتا ہے جس سے دونوں وجود ہوش میں آنے لگتے ہیں اور اپنے آس پاس دیکھتے ہیں۔ خود کو انجان جگہ دیکھ
کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے اٹھ نہیں پاتے

Click On The Link Above To Read More Novels / <https://www.zubinovelzone.com/> / 0344 4499420

<https://www.zubinovelzone.com/>

"رہنے دیں۔ کوشش بیکار ہے۔" اس شخص نے کہا۔

وہ اپنے سامنے ہی اس شخص کو بیٹھا دیکھتے ہیں اور سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہیں۔

"کون ہو تم اور کیوں لائے ہو ہمیں یہاں۔؟"

"ارے صبر کریں ابھی بتاتے ہیں ہم کون ہیں۔"

اس شخص نے کہا اور اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا۔
"ممنم"

انہوں نے بے یقینی سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"چلیں شکر ہے آپ نے پہچان تو لیا۔"

"کیوں لائے ہو ہمیں یہاں کیا چاہتے ہو تم"

انہوں نے غصے سے پوچھا۔

"ارے اتنا غصہ نہ کرے آپ کا بی پی بڑھ جائے گا جو کہ آپ کی صحت کے لیے بالکل ٹھیک نہیں ہے۔"

"میرے سوال کا جواب دو مجھے"

"مجھے جو چاہیے وہ آپ کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ہی ممکن ہے۔" اس نے جیب سے چاقو

نکالتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی غلط کرنے سے پہلے سوچ لینا بہت نقصان ہوگا۔" انہوں نے اس شخص کو سمجھانے کی کوشش کی

"ہاہاہا۔۔۔ کیا بھائی جان میں ہمیشہ اپنا فائدہ دیکھتا ہوں اور آپ کو مارنے کے بعد بھی مجھے فائدہ ہی ہوگا
بے فکر رہیں۔۔۔۔۔ اور آپ تو ہمیشہ دوسروں کا فائدہ ہی سوچتے ہیں تو پھر میرا نقصان ہوتے ہوئے
آپ دیکھ نہیں سکتے۔۔ اور اسی لیے آپ کو مرنا ہوگا "
"نہیں آپ ہمارے بابا کو کچھ نہیں کریں گے۔۔"

وہ جو کب سے اس شخص کی باتیں سن رہا تھا اپنے باپ کو کھونے کے ڈر سے بولا۔
"فکر مت کرو تمہیں بھی تمہارے باپ کے ساتھ ہی رخصت کروگا۔"

"خبردار میرے بیٹے کو کچھ کیا تو دو۔۔۔ تمہی جو کرنا ہے میرے ساتھ کرو۔" وہ اپنے بیٹے کے دفاع کے
لیے بولے۔

وہ شخص قدم قدم چلتا ان کے قریب آ رہا تھا۔

ان کے پاس آ کے رکتا ہے اور چاقو کو اپنے ہاتھ میں گھوماتا ہے

"ڈریں نہیں بہت پیار سے جان نکالوں گا" اتنا کہتے ہی اس نے چاقو ان کے بازو میں گھسا دیا۔
"اے۔۔۔۔۔"

"بابا۔۔۔۔۔"

"چھوڑیں ہمارے بابا کو ورنہ ہم سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

بچہ اپنے باپ کی تکلیف پر تڑپ اٹھا تھا

اس شخص نے اب قدم بچے کی طرف بڑھانا شروع کیے۔ بچہ مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کوشش بیکار ہے میری جان۔" اس شخص نے قریب آتے ہوئے کہا

وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اس نے انہیں جواب دیا اور بچے کی طرف بڑھنے لگا

اس نے چاقو بچے کے دل کے مقام پر مارا۔

"نہ پریشانیس۔۔۔ بہت۔۔۔ پچھتاؤ گے۔۔۔ تم"

اس شخص نے ایک اور وار کیا

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ دسمبر کی سردی میں بھی وہ پسینے سے شرابور ہو رہی تھی۔

"اٹھی ہے محترمہ یا میں جا کر اٹھاؤں۔۔۔"

"ارے بھابھی آرہی بس۔۔۔ آپ کو تو پتہ ہے رات کو لیٹ سوئی تھی۔۔۔ بس پانچ منٹ میں آجاتی ہے۔۔۔"

"بیگم صاحبہ کیوں صبح صبح موڈ خراب کر رہی ہیں۔۔۔ بچی ہے ابھی۔۔۔ خواہ مخواہ آپ اس کو ڈانٹتی رہتی ہیں"

"ہاں ہاں اب آپ مجھے ہی کہیں گے کیونکہ اپنی لاڈلی کی شان میں گستاخی تو آپ ہونے نہیں دیتے۔۔۔"

"ارے بس کرے آپ دونوں آجاتی ہے"

"پانچ منٹ سے بھی اوپر ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔"

بھابھی ریڈی ہو رہی ہے وہ تھوڑا ٹائم تو لگے گا نا"

"کچھ کہنے نہ دینا اپنی لاڈلی کو۔۔۔ ابھی آواز دیتی ہوں کب سے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ہیں محترمہ کی تیاریاں ہی ختم نہیں ہو رہی۔۔۔"

"پر بھابھی۔۔۔"

"زری۔۔۔"

زری۔ زرمین اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی اور بابا اور چاچو کی لاڈلی اور بگڑی ہوئی (بقول زری کی امی کے)

حال ہی میں ایم فل کیا ہے اور اب کسی جو ب کی تلاش میں ہے

حلائکہ اس کے بابا کا اچھا خاصہ بزنس ہے لیکن اسے بابا کے پیسوں پر عیش نہیں کرنی خود کمانا ہے
 زری ناصرف اپنے گھر والوں کی لاڈلی ہے بلکہ پورے خاندان کی لاڈلی ہے خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے
 پورے خاندان میں اس کے جیسی خوبصورت لڑکی نہیں
 گورارنگ لمبی ناک شربتی آنکھیں اور آنکھوں میں نہ جانے ایسی کون سی کشش ہے کہ دیکھنے والا دیکھتے ہی
 دیوانہ ہو جاتا ہے۔

"زری۔۔۔۔"

ایک اور آواز

"اوو نووو ووما کی آواز آج تو پکا گئی اللہ جی پلیز بچا لیجئے گا۔۔۔"

سڑھیاں اترتے نیچے آتی ہے اور ساتھ ہی اپنے بچنے کی دعائیں کرتی ہے۔ کہ تبھی ڈسبیلنس ہو کر گرنے
 لگتی ہے
 "آہہ"

"زری ہسپیسیا"

نیچے بیٹھے تینوں نفوس کی جان نکلتی ہے اور ایک ساتھ چیختے ہیں

اعزاز صاحب آگے بڑھ کر زری کو سہارا دیتے ہیں

"میرا بچہ آرام سے کہیں لگی تو نہیں۔"

اعزاز صاحب فکر مندی سے پوچھتے ہیں

"بیٹا آرام سے بیٹھو یہاں"

سکندر خان اس کے لیے کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھاتے ہیں

"ارے بابا پریشان نہ ہوں کچھ نہیں ہوا"

"ایسے کیسے نہ پریشان نہ ہوں اگر گر جاتی کہیں چوٹ لگ جاتی"

"افو واما ایم فائن۔۔۔ کہیں نی لگی مجھے"

"کتنی مرتبہ کہا ہے دیکھ کر چلا کرو شکر ہے اللہ کا چوٹ نہیں آئی۔۔۔ میں ابھی تمہارا صدقہ دیتی ہوں

۔۔۔ صفیہ"

"جی بی بی جی"

"یہ لو یہ پیسے سب آپس میں بانٹ لینا"

زری کے سر سے پانچ ہزار کانوٹ وارتے ہوئے وہ صفیہ کو دیتی ہیں

"اففف ماما اتنی سی بات پر صدقہ کون دیتا ہے۔۔"

"تمہارے لیے ہوگی یہ اتنی سی بات گرتے گرتے بچی ہو۔"

"اوو میری سویٹ سی ماما ایم فائن زیادہ پریشان نہ ہوں۔۔"

زری ان کے گلے میں بانہیں ڈالتی ہوئی پیار سے بولی

"جتنا بھابھی اسے ڈانٹتی ہیں اس سے کہیں زیادہ اس سے پیار بھی کرتی ہیں"

"ہاہاہاہا۔۔۔ چاچو آپ جیلس ہو رہے ہیں نا۔۔۔" زری نے کھلکھلاتے ہوئے کہا

"ارے بھی میں کیوں جیس ہوں گا بلکہ میں تو خوش ہو رہا ہوں کہ تمہیں ڈانٹ نہیں پڑی۔۔۔۔"

"اچھا اب بس کرو۔۔۔ اور زری بیٹا چلو بیٹھو ناشتہ کرو"

سکندر خان نے ان کی گفتگو ختم کر دیتے ہوئے کہا

"اور زری بیٹا آج کہاں کا پلین ہے"

اعزاز صاحب نے زری سے پوچھا۔

"چاچو آج ایک کمپنی میں انٹرویو دینے جا رہی ہوں۔۔۔ لیٹس سی کیا بنتا ہے"

زری نے پراٹھے کی بائٹ لیتے ہوئے کہا

"زری بیٹا کیا ضرورت ہے جگہ جگہ خوار ہونے کی۔۔ تمہارے بابا کا جب خود کا بزنس ہے تو وہی جوائن کر

لو بیٹا"

اعزاز بیگم نے زری کو سمجھاتے ہوئے کہا

"آئی نو ماما۔۔۔ بٹ مجھے خود کا بزنس کرنا ہے۔۔"

"پر بیٹا۔۔"

اعزاز بیگم کچھ کہنے ہی والی ہی تھیں کہ سکندر خان بول پڑے

"ارے بیگم رہنے دیں ہماری بیٹی کا جودل کرے ہم اسے وہی کرنے دیں گے"

"جی بھائی صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اور ہم ہمیشہ اپنے بچے کے ساتھ ہیں اور مجھے یقین ہے میرا بچہ

جو کرے بالکل درست کرے گا۔"

اعزاز صاحب نے محبت سے زری کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"او کے گائز مجھے نکلنا ہو گا میں آلریڈی لیٹ ہو چکی ہوں "

"او کے بیٹا دھیان سے جانا۔۔۔ اور گاڑی آہستہ اور احتیاط سے چلانا۔۔۔"

اعزاز بیگم نے اسے ہدایت کرتے ہوئے کہا

"او کے ڈیڈ اللہ حافظ "

"بائے چاچو۔۔ سی پولیٹر"

سب کو سی آف کرتی وہ باہر نکل جاتی ہے

ناشتے کی ٹیبل پر سارے نفوس آچکے تھے بس حاتم کا انتظار تھا اور جب تک وہ آ نہیں جاتا تب تک کسی بھی فرد کو کھانا نہیں کھا سکتا کیونکہ داجی اس کے بغیر کھانا نہیں کھاتے اور داجی کے بغیر کوئی کھانا نہیں کھاتا۔

"اففففف داجی پلیز کھانا کھالے پیٹ میں چوہوں نے پارٹی سٹارٹ کی ہوئی ہے" ہانیہ معصومیت سے بولی سبھی جانتے تھے کہ وہ بھوک کی کتنی کچی ہے

"بس بیٹا آپ کے حاتم بھائی آجائے پھر شروع کرتے ہیں" داجی نے نرمی سے جواب دیا

"یہ بھیا جم جاتے ہیں یا اپنی محبوبہ سے ملنے اتنا ٹائم کون لگاتا ہے یار ررر۔۔" اذلان نے پوچھا ویسے تو حاتم کی

موجودگی میں اس سے بولا تک نہیں جاتا تھا لیکن اس کی غیر موجودگی میں اپنی بھڑاس نکال لیتا تھا

"بھیا آتے ہیں تو پوچھ لینا وہ اچھے سے بتائیں گے کہ کہاں جاتے ہیں وہ؟" ارمان نے اذلان کی بات کا جواب دیا

"ارے نانا بابا بھری جوانی میں موت کو گلے نی لگانا مجھے" اذلان نے کہا

ابھی باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ حاتم بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوتا نظر آیا

"ارے لو آگیا میرا شیر" داجی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا سب نے نگاہ اٹھا کے دروازے کی طرف دیکھا

بلیک شرٹ اور ٹراؤزر میں وہ بلا کا خوبصورت لگ رہا تھا

حاتم خوبصورتی میں اپنی ماں کی نقل تھا

دودھیارنگت، سمندر جیسی نیلی آنکھیں، لمبا قد، کسرتی بدن، جم جانے کی وجہ سے سکس پیکس واضح نظر آتے ہیں، وہ بلا کا خوبصورت شخص اپنے نانا کا غرور تھا

ہزاروں لڑکیاں اس کی دیوانی تھیں لیکن وہ کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھتا تک نہیں کیونکہ اس کی آنکھیں صرف ایک پری پیکر کی منتظر ہیں جس کو وہ پچھلے بائیس سال سے انتظار کر رہا ہے

حاتم کو دیکھتے با ساختہ سب کے منہ سے ماشاء اللہ نکلا

"اسلام علیکم!" حاتم نے وہاں موجود سبھی لوگوں کو سلام کیا

"وعلیکم السلام۔ برخوردار آج آپ لیٹ ہو چکے ہیں سب کا ہی بھوک کے مارے برا حال ہو رہا ہے جلدی سے فریش ہو کے آجائیں" داجی نے سلام کا جواب دیتے ہوئے نرمی سے کہا

"جی نانا جان بس پانچ منٹ میں آئے ہم" حاتم یہ کہتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ واشروم شاور لینے چلا گیا

جس طرح حاتم خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا اس کا کمر بھی اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اس کی چوائس کتنی اعلیٰ ہے کمرے کے بیچوں بیچ جہازی سائز بیڈ ہے بیڈ کے اوپر ہی حاتم کی تصویر لگی ہوئی ہے جو کے شاید بخبری میں لی گئی ہے اس تصویر میں اس نے نیوی بلیو کلر کی شرٹ اور سکن ٹراؤزر پہنا ہوا ہے اور کسی بات پر مسکرا رہا ہے اس کے بائیں طرف ڈریسنگ ٹیبل ہے بیڈ کے سامنے ہی دیوار پر ایک ای ڈی نسب ہے بیڈ کی بائیں جانب بیٹھنے کے لیے دو چھوٹے سائز کے صوفے اور درمیان میں ٹیبل ہے اس کے ساتھ ہی ایک کھڑکی نما دروازہ ہے جو باہر ٹیرس کی جانب کھلتا ہے ٹیرس میں داخل ہوتے ہی پورا گاؤں نظر آتا ہے وہاں دو چھوٹی کرسیاں اور درمیان میں ٹیبل رکھا گیا ہے۔

حاتم شاور لے کے باہر آیا اور ڈریسنگ روم میں داخل ہو گیا ڈریسنگ روم میں بھی ہر چیز بڑی نفاست سے سیٹ کی ہوئی ہے غرض کمرے میں موجود سلیقے سے رکھی گئی ہر چیز سے واضح ہوتا کہ اس کمرے کا مالک کتنا صفائی پسند ہے۔

حاتم نے الماری سے بلیک شرٹ اور پینٹ پہننے کے لیے نکالی

کپڑے پہننے کے بعد وہ کمرے میں آیا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کے کھڑا ہو گیا بالوں کو جیل سے سیٹ کیا اپنے بالوں کے معاملے میں وہ بہت حساس تھا ٹائی باندھی کلائی پر گھڑی پہنی پر فیوم سپرے کیا کوٹ پہنا اور ناشتے کے لیے نیچے چلا گیا۔

اس کا آئنا دیکھ ہانیہ نے سکھ کا سانس لیا کیونکہ وہ بیچاری کب سے اپنی بھوک برداشت کیے بیٹھی تھی۔

حائم داجی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا اور ناشتہ شروع کیا گیا۔

سب ہی خاموشی سے اپنا اپنا ناشتہ کر رہے تھے۔ لیکن ان سب میں ایک بندی ایسی تھی جس کو چین نہیں

آ رہا تھا۔ کیونکہ بنا شرات کے اسے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ بلا آخر اس نے اپنی چپ توڑ ہی ڈالی۔

"حائم بھائی آپ کو پتا ہے اذلان آپ کے آنے سے پہلے آپ کے بارے میں کیا کہہ رہا تھا۔" دعا نے ہمیشہ کی طرح اذلان کو نشانہ بناتے ہوئے کہا۔

دعا کی بات سنتے سبھی اس کی طرف متوجہ ہوئے حائم نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور اذلان کا نوالہ حلق میں اٹک گیا کیونکہ اب اس کی شامت آنے والی تھی

"اذلان کہہ رہا تھا بلکہ پوچھ رہا تھا" اس نے پوچھ پر زور ڈالتے ہوئے کہا "کہ بھیا جم جاتے ہیں یا اپنی محبوبہ سے ملنے۔"

دعا کا یہ کہنا تھا اور اذلان صاحب کی حالت غیر ہونے لگی سب ہی اس کی حالت سے محظوظ ہو رہے تھے اور وہ بیچارہ دل ہی دل میں اپنے بچنے کی دعائیں کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ دعا کو گھوریوں سے بھی نوازا رہا تھا

"ہمارا تو خیر ایسا کوئی چکر نہیں تم بتاؤ تم کلاس بنک کر کے آج کل کہا جا رہے ہو"

حائم نے بڑی تسلی سے جواب دیا اور اذلان کے چھکے چھڑائے۔ سب ہی جانتے تھے کہ اذلان کو سنگنگ کا کتنا شوق ہے اور آج کل بھی جناب وہی شوق پورا کرنے سٹوڈیو جاتے ہیں لیکن حائم سے چھپ کر لیکن وہ شاید بھول گیا تھا کہ اس کا بھائی ان کی ہر ایکٹیویٹی پر نظر رکھتا تھا

"بھائی وہ میں۔۔۔۔۔ میں" اذلان کے منہ سے صحیح سے الفاظ بھی نہیں نکل رہے تھے حالانکہ اس کی زبان کبھی بھی ایک منٹ کے لیے بھی نہیں لڑکھڑاتی لیکن حاتم کے سامنے ایسا ہو جاتا ہے

"آج کے بعد تم ہمیں دوبارہاں نظر نہیں آنے چاہیے" حاتم نے سخت لہجے میں کہا

یہ نہیں تھا کہ حاتم کو اذلان کا سنگنگ کرنا پسند نہیں

پر وہ چاہتا ہے کہ پہلے وہ اپنی پڑھائی کمپیٹ کرے اس کے بعد سنگنگ ہر فوکس کرے لیکن اذلان پڑھائی سے جان چھڑانا چاہتا ہے حالانکہ وہ پڑھائی میں بہت اچھا ہے لیکن وہ ابھی سے ہی سنگنگ سٹارٹ کرنا چاہتا ہے اس وجہ سے حاتم اسے روکتا ہے

"جی بھیا" اذلان نے بس مختصر سا جواب دیا۔ اذلان کی شکل دیکھ کر سب نے قہقہے لگائے اور وہ بیچارہ کلستا ہی رہ گیا دعا کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا اور وہ اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ شکایت سیدھا پھر سے حاتم کے پاس ہی جانی تھی۔

یوں خوشگوار ماحول میں ناشتہ ہوا

"او کے نانا جان ہم چلتے ہیں

خدا حافظ "

حاتم ناشتہ کرنے کے بعد نانا جی کو خدا حافظ کہتا آفس کے لیے نکل گیا لیکن جاتے جاتے اپنے نانا اور نانی کو ہگ کر نانا بھولا۔

حاتم کے جاتے ہی اذلان نے سکھ کا سانس لیا

اس کی حالت دیکھتے ہوئے ایک مرتبہ پھر سب کا قہقہہ گھونجا
 "تم سے تو میں نمٹ لوں گو چوہیا" اذلان نے دعا کو گھورتے ہوئے دھمکی دی اور یہ صرف دھمکی ہی تھی
 اصل میں وہ بیچارہ کچھ نہیں کر سکتا تھا
 "ہاہاہاہا۔۔ تم میرا بال بھی باکا نہیں کر سکتے مسٹر اذلان "

دعا نے اسے چڑاتے ہوئے کہا

وہ جلتا بھونتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا لیکن جاتے وقت دعا کے بال کھنچنا نہ بھولا
 "آہسہ" درد کی وجہ سے وہ کراہ کر رہ گئی اس سے پہلے کہ وہ جوابی حملہ کرتی اذلان پر تب تک وہ بھاگ چکا
 تھا

"چھوڑو گی نہیں میں تمہیں چائنی بندر" دعا نے غصے سے کہا اور اپنے بیگ اٹھا کر باہر کو چل دی اس کے
 پیچھے ہی دعا اور ارمان بھی چلے گئے

آہستہ آہستہ کر کے تمام فرد وہاں سے اٹھ گئے

بچے سارے یونیورسٹی چلے گئے مرد حضرات اپنے اپنے کاموں کے لیے نکل گئے خواتین کچن سمیٹنے کی
 غرض سے کچن میں چلی گئی

داجی کھیتوں کی طرف چلے گئے اور بی جان اپنے کمرے میں چلی گئی۔

جہانگیر خان اور داؤد خان دونوں بھائی تھے

جہانگیر خان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی جبکہ داؤد خان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی۔

عباس خان جہانگیر خان کے بڑے بیٹے ہیں ان کی شادی ان کی یونی فیلو فاخرہ بیگم سے ہوئی ہے عباس خان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے بڑا بیٹا زویر خان خان جو کے پڑھائی کے لیے لندن گئے اور پڑھائی ختم ہونے کے بعد وہیں اپنا بزنس سٹارٹ کر لیا ان کا چھوٹا بیٹا ارمان جو کہ ایم ایس سی کر رہا ہے اس سے چھوٹی بیٹی دعا جو ارمان سے چار سال چھوٹی ہے اور بی ایس کر رہی ہے

جہانگیر خان کے چھوٹے بیٹے دلدار خان ان کے دو ہی بچے ہیں ایک بیٹا اور ایک بیٹی زارون خان ان کا بڑا بیٹا ہے انتہا کا شرارتی سب کی ناک میں دم کر کے رکھنے والا ارمان کا ہم عمر ہے لیکن ارمان کے مقابلے میں زیادہ شوخ مزاج ہے ارمان تھوڑا خوش مزاج طبیعت کا حامل ہے زارون کو ہمیشہ سے سنگربننے کا شوق رہا ہے لیکن عباس صاحب کی سختی کی وجہ سے اس سے دور رہا وہ چاہتے ہیں کہ پہلے پڑھائی مکمل کرے اس کے بعد سنگنگ پر فوکس کرے زارون سے چھوٹی ہانیہ اور دعا دونوں ہم عمر ہیں دعا بہت باتونی ہے اور شرارتی بھی زارون کے ساتھ اس کی بالکل نہیں بنتی۔ اس کے برعکس ہانیہ اپنے آپ میں مگن رہنے والی لڑکی اور کھانے شوقین دعا کے ساتھ ہی بی ایس کر رہی ہے

جہانگیر خان کی دو جڑواں بیٹیاں ہیں

داؤد خان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے بڑا بیٹا زبیر خان اور ان سے چھوٹے سکندر خان اور اعزاز خان ہیں سب سے چھوٹی پامینہ خان ہے

داؤد خان کی بیوی نصرت بیگم کی پامینہ کی پیدائش کے چھ ماہ بعد ہی وفات ہو گئی تھی

نصرت بیگم کی وفات سب کو بہت بڑا دھچکا لگا۔۔۔ داؤد خان بیوی کے غم میں نڈھال ہو گئے تھے انہیں کسی چیز کا ہوش نہ رہتا تھا خود کو اپنے کمرے تک محدود کر لیا تھا وہ یہ تک بھول گئے تھے کہ ان کے بچے اکیلے ہو گئے ہیں۔۔۔ جہانگیر صاحب بھائی کی حالت دیکھ کر بہت پریشان تھے اور بچوں کی فکر علیحدہ تھی ایسے ان کی بیوی ثریا بیگم نے ان کا ساتھ دیا اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ داؤد صاحب کے بچوں کی بھی دیکھ بھال کرنے لگی۔۔۔۔۔ داؤد صاحب اکثر بیمار رہنے لگے اور اس بیماری کے رہتے اپنے بچوں کو زرا اٹانم نادے پائے اور نہ ہی اپنی بیماری سے لڑنے کی کوشش کی بیوی کی وفات کے کچھ ماہ بعد ہی وہ بھی اس دنیا سے چل بسے۔۔۔۔۔ جہانگیر خان تو ٹوٹ کہ رہ گئے تھے ان سے بھائی کی جدائی برداشت نہیں ہو رہی تھی لیکن ثریا بیگم نے انہیں اس غم سے نکال لیا

اب وہ اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ اپنے بھائی کے بچوں کو بھی دیکھتے۔ اپنے بچوں سے زیادہ وہ اپنے بھائی کے بچوں سے پیار کرتے

تمام بچے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکے تھے۔۔۔ اب ان سب کی شادیاں کرنی تھی جہانگیر خان کے بڑے بیٹے نے اپنی پسند کی شادی کی وہ اپنی یونی فیلو کو پسند کرتے تھے اور انہیں سے شادی کی چھوٹے بیٹے کی شادی خالہ کی بیٹی سے ہوئی۔۔۔۔۔ ان کے اپنے بیٹوں کے گھر تو بس گئے اب بھائی کے بچوں کے بارے میں سوچنے لگے

بہت سوچ سمجھ کر انہوں نے زبیر خان اور سکندر خان کی شادی اپنی بیٹیوں سماب اور زرناب سے کر دی ان دونوں نے بھی اپنے تایا کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہ کیا

اعزاز صاحب ابھی شادی نہیں کرنا چاہتے تھے

پامینہ کی بھی شادی کی عمر ہو چکی تھی انہوں نے اپنے دوست کے بیٹے سے پامینہ کی شادی کروادی۔۔۔۔۔

جہانگیر خان اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے تھے اور سب اپنی زندگیوں میں مگن تھے

سماب کے ہاں شادی کے ایک سال بعد ہی بیٹا پیدا ہو گیا جس کا نام حاتم رکھا گیا

زرناب خان ابھی اس خوشی سے محروم تھیں لیکن انہوں نے حاتم کے لیے اپنا سارا پیار وقف کر دیا

۔۔۔۔۔ پانچ سال بعد انہیں بھی خوشخبری ملی اور ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام سکندر خان نے اپنی بیوی

کے نام سے ملتا جلتا زرین رکھا

زرین سب کی ہی لاڈلی تھی خاص طور پر حاتم کی اس ننھی پری میں جان بستی تھی وہ زری کے

معاملے میں بہت حساس تھا اور زری کو بھی حاتم کی عادت ہو چکی تھی۔ زرین کے بعد زرناب کی طبیعت

خراب رہنے لگی جس کی وجہ سے وہ دوبارہ ماں نہیں بن پائی

سماب کو دوبارہ خوشخبری ملی اور اس دفعہ بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام زبیر خان نے ابرش رکھا۔۔۔ سب اپنی اپنی

زندگیوں میں بہت خوش تھے لیکن انہیں کیا پتا تھا کہ یہ خوشیاں صرف وقتی ہیں

ایک دن حاتم نے باہر جانے کی ضد کی تو زبیر خان اسے اور ابرش کو لے کر چلے گئے زرین کو بخار تھا اس

لیے وہ نہ جاسکی اور سماب بھی گھر پر ہی رکی۔۔۔۔۔ بچوں کو خوب مستی کروانے کے بعد وہ گھر کو لوٹ رہے

تھے راستے میں گاڑی خراب ہو گئی زبیر خان گاڑی چیک کرنے باہر نکلنے ہی لگے تھے کہ اچانک ان کے

چاروں طرف سے فائرنگ ہونا شروع ہو گئی وہ اس اچانک افتادہ پر گھبرا کر رہ گئے انہیں خود سے زیادہ بچوں

کی فکر تھی وہ ان دونوں کو بچانے کے لیے ان کے اوپر جھک گئے ابرش ان کی گود میں تھی وہ اس اٹھاتے پیچھے کی سیٹ پر بیٹھانے لگے کہ ایک گولی سنسناتی ہوئی آئی اور ابرش کے بازو کو چھو کر گزرتی زبیر صاحب کے سینے پر لگی وہ اپنی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر بچوں کو بچانے کی کوشش کرنے لگے حاتم بھی بہت گھبرا گیا تھا وہ اپنے بابا کی تکلیف دیکھتے آگے بڑھا فائرنگ ابھی تک جاری تھی اچانک ایک گولی آکر حاتم کو لگی حاتم تکلیف سے کراہ اٹھا لیکن ہمت کر کے وہ اپنے بابا کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا فائرنگ میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا

حاتم اپنی تکلیف کو نظر انداز کرتا اپنے بابا پر جھکا ہوا تھا اچانک ایک گولی اس کے پیٹ میں آکر لگی وہ کراہ کر پیچھے ہٹا اور اسی وقت دو گولیاں زبیر خان کو لگی فائرنگ رک چکی تھی لیکن اچانک گاڑی میں ایک دھماکہ ہوا اور وہ سڑک سے لڑکھتی نیچھے کھائی میں گر گئی

دوسری طرف سب زبیر صاحب اور بچوں کا انتظار کر رہے تھے کیونکہ رات بہت ہو چکی تھی اور وہ ابھی تک گھر نہیں پہنچے تھے سب انہیں مسلسل فون کر رہی تھی لیکن نمبر بند جا رہا تھا اب انہیں سہی معنوں میں پریشانی ہو رہی تھی سکندر صاحب بھی پریشان تھے

وہ انہیں ڈھونڈنے کے لیے نکل پڑے اعزاز صاحب بھی ان کے ساتھ تھے ان کا رخ خان حویلی کی طرف تھا کہ شاید وہ جہانگیر صاحب کو ملنے نہ چلے گئے ہوں لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھے حویلی میں بھی سب پریشان ہو گئے تھے انہوں نے پولیس کو اطلاع دی اور خود بھی ڈھونڈنے نکل گئے جہانگیر بھی ساتھ چلے گئے

پولیس اپنا کام کر رہی تھی اچانک ان کی نظر کھائی میں گری گاڑی پر پڑی جہانگیر خان پولیس کے ساتھ تھے اور سکندر خان اور اعزاز خان ایک گاڑی میں تھے

جہانگیر خان نے گاڑی دیکھ دل پر ہاتھ رکھ لیا اور دعا کی کہ وہ گاڑی زیر کی نہ ہو لیکن شاید انہیں دیر ہو چکی تھی

گاڑی کو کھائی سے نکالا گیا

گاڑی میں دیکھا تو دولا شیئیں برآمد ہوئیں جہانگیر خان مرے مرے قدموں کے ساتھ آگے بڑھے لاشوں کو پہنچانا مشکل تھا کیونکہ وہ بری طرح جلس گئی تھیں اچانک جہانگیر خان کی نظر ایک لاش کے گلے میں موجو چین پر پڑی انہوں نے اس چین کو ہاتھ میں لیا اور اس دیکھنے لگے وہ چین حاتم کی تھی جو اکثر وہ پہن کر رکھتا تھا جہانگیر خان اپنی جگہ سے لڑکھڑائے تھے اتنی دیر میں سکندر خان اور اعزاز خان بھی وہاں پہنچ چکے تھے انہوں نے گاڑی کی حالت دیکھی جو کہ بہت بری تھی اور جہانگیر خان کو دیکھا جو چین ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور آنسو ان کی آنکھوں سے جاری تھے

"تایا جان کیا ہوا یہ گاڑی کس کی ہے اور آپ رو کیوں رہے ہیں" سکندر خان نے اپنے ذہن میں آتے خدشات کو جھٹلاتے ہوئے جہانگیر صاحب سے پوچھا۔ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا ان کی طرف سے جواب نہ ملنے پر اعزاز صاحب آگے بڑھے اور ان کے ہاتھوں میں موجود چین لی

"یا میرے خدا یا۔۔۔۔۔" چین کو دیکھتے ہی ان کے منہ سے بے ساختہ نکلا اور ساتھ ہی ساتھ نفی میں سر ہلا رہے تھے

"اعزاز کیا ہوا" سکندر صاحب نے پوچھا

"بھائی صاحب سب ختم ہو گیا" اعزاز صاحب نے روتے ہوئے کہا ان کا یہ کہنا تھا کہ سکندر صاحب گھٹنوں کے بل نیچے گر گئے ایک پولیس والے نے آگے بڑھ کر سہارا دیا چانک وہ ہمت کرتے گاڑی کی طرف بڑھے وہ ڈرائیو سیٹ کی طرف گئے اپنے بھائی کی حالت دیکھ وہ خون کے آنسو رونے لگے انہوں نے آگے بڑھ کر بھائی کو مضبوطی سے گلے لگالیا کوئی بھی ان کو دیکھ کر پہچان نہیں سکتا تھا لیکن ان کے سامان کی وجہ سے ہی وہ انہیں پہچان پائے تھے

سکندر صاحب ابھی بھی بھائی کو سینے سے لگائے ہوئے تھے اچانک سے انہیں ایک خیال آیا انہوں نے آگے بڑھ کر گاڑی کو پوری طرح سے چیک کیا ایک تو گاڑی کی حالت بھی بہت خراب تھی وہ کچھ ڈھونڈ رہے تھے

"ابرش ابرش ----" انہوں نے ابرش کو پکارا

"بھائی صاحب ----" اعزاز صاحب نے انہیں پکارا

"ابرش گاڑی میں نہیں ہے"

سکندر صاحب نے کہا

گاڑی میں صرف حاتم اور زبیر صاحب کی ہی بوڈیز تھیں ابرش کہیں نہیں تھی

"انسپکٹر میری بھتیجی بھی اسی گاڑی میں تھی کہا ہے وہ"

سکندر صاحب نے پوچھا

"ہم نے گاڑی کو ہی اوپر کھینچا تھا اور صرف دو ہی ڈیڈ بوڈیز تھیں"

انسپکٹر نے جواب دیا

"تو کھڑے کھڑے یہاں کیا کر رہے ہو اپنی ٹیم کے ساتھ جاؤ اور نیچے کھائی میں جا کہ ڈھونڈو"

اعزاز صاحب نے غرارتے ہوئے کہا

پولیس ٹیم نیچے کھائی میں جا کر ابرش کو ڈھونڈنے لگے

جہانگیر صاحب سنبھل نہیں رہے تھے

"تایا جان سنبھالیے خود کو اگر آپ ہی اس طرح ہمت ہار جائیں گے تو ہمیں کون سنبھالے گا" اعزاز

صاحب نے آگے بڑھتے انہیں تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ سکندر صاحب تو ماؤف دماغ کے ساتھ بیٹھے بے

آواز رو رہے تھے وہ اپنے باپ کی موت پر نہ روئے تھے لیکن آج بھائی کی موت پہ وہ رو گئے تھے وہ آن سچ

میں یتیم ہونے تھے اعزاز صاحب دونوں کو سنبھال رہے تھے وہ خود بھی بھائی کی موت سے ٹوٹ گئے تھے

لیکن اس وقت وہ ہمت سے کام لیتے انہیں سنبھال رہے تھے سکندر صاحب کے موبائل پہ مسلسل فون آ

رہے تھے

"بھائی صاحب بھاگی کی کال ہے"

اعزاز صاحب نے فون دیکھتے ہوئے کہا جہاں زرناب کی کال تھی

"اعزاز میں کیا بتاؤں انہیں" سکندر صاحب نے ٹوٹے لہجے میں کہا

اتنے میں پولیس وہاں پہنچ جاتی ہے

"ہم نے ساری کھائی دیکھ لی اس پاس کی جگہیں بھی دیکھی ہے ہمیں کوئی بچی نہیں ملی" انسپکٹر نے آگے بڑھتے جواب دیا

"ایسے کیسے نہیں ہے تم لوگوں نے ٹھیک سے دیکھا نہیں۔۔۔۔۔ میری بات سن لو انسپکٹر صبح ہونے سے پہلے ہماری بھتیجی کو ڈھونڈو ورنہ انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے "

اعزاز صاحب نے غصے میں غراتے ہوئے کہا

"خان صاحب ہم اپنی پوری کوشش کریں گے ابھی ان ڈیڈ بوڈیز کو یہاں سے لے کر جانا ہو گا میں نے ایمبولینس کو کال کی ہے "

انسپکٹر نے کہا

ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایمبولینس آگئی ڈیڈ بوڈیز کو ایمبولینس میں شفٹ کیا گیا

اعزاز صاحب نے آگے بڑھتے ہوئے جہانگیر صاحب اور سکندر صاحب کو سہارا دیتے اپنی گاڑی میں بیٹھایا اور گھر کی طرف چل دیئے

خان حویلی کے تمام افراد خان ولا آچکے تھے سب نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا اس نے صرف ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی کہ اس کے بچوں کو اس کے پاس لایا جائے سب اسے چپ کروانے میں لگے ہوئے تھے زرناب مسلسل سکندر صاحب کو فون ملا رہی تھی لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہے تھے وہ بھی پریشان ہو چکی تھی اب وہ دوبارہ انہیں کال کرنے لگی تھی ابھی اس نے نمبر ڈائل ہی کیا تھا کہ باہر ایمبولینس کی آواز سنائی دی سب کی نظریں داخلی دروازے پر تھیں سب کے ذہنوں میں مختلف خیالات آرہے تھے سٹریچر پر دو ڈیڈ

بوڈیز لیے کچھ لڑکے اندر داخل ہوئے ان کے پیچھے ہی سکندر صاحب جہانگیر خان اور اعزاز صاحب شکستہ چال چلتے ہوئے آرہے تھے

سکندر صاحب کو دیکھتے ہوئے زرناب فوراً سے ان کے پاس آئیں۔

"سکندر کہاں تھے آپ؟ ہم سب کتنا پریشان ہو گئے تھے۔ اور بھائی کدھر ہیں آپ تو انہیں لینے گئے تھے تو پھر یہ۔۔۔۔۔" زرناب نے سٹریچرز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ سب سکندر صاحب کی طرف متوجہ تھے ابھی وہ کچھ بولتے سب چیخ کی آواز پر مڑے جہاں سماں منہ پر ہاتھ رکھے نیچے بیٹھی ہوئی تھی اس کو اس طرح بیٹھے دیکھ کر زرناب ان کے پاس گئی

"آپی۔۔۔" زرناب نے اسے پکارا سماں زرناب سے صرف پانچ منٹ بڑی تھی اس لیے زرناب انہیں آپی کہتی تھی سماں مسلسل روئے جا رہی تھی اس کو روتا دیکھ زرناب بھی آگے بڑھتی سٹریچرز کے قریب گئی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ان کے چہروں سے کپڑا ہٹا کر دیکھ لے۔۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ کپڑا اٹھاتی انہیں اپنے پیچھے آواز سنائی دی

"ماما۔۔۔۔۔ آتم تدھر ہے۔۔۔" زرناب نے اپنی تو تلی آواز میں پوچھا زرناب ان سب میں زرناب کو بھول چکی تھی انہوں نے اپنا چہرہ زرناب کی طرف کیا

"اوو ماما آپ لو تيوں لہي ہيں... تسي نے آپ تو دانٹا ہے ميں ابھي آئم تو باتي اوں وہ اس تو بھي دانٹے گے"

زري کي بات سن کر زرناب کے چہرے پر مسکان آئي اس نے اسے گلے سے لگالیا وہ کيسے بتاتي اسے کے اس کا حاتم اب اس دنيا ميں نہيں رہا۔

سماب روتے روتے بيہوش ہو چكي تھي

سکندر صاحب نے سب کو بتا ديا تھا سب کو ايک بہت بڑا دھچکا لگا تھا دو دولا شيں گھر پر تھيں اور ابرش بھي لاپتہ تھي سماب تو ہوش ہی نہيں سنبھال پارہي تھي يہي حال زرناب کا تھا اس کو تو ابھي تک يقين نہيں آرہا تھا کہ اس کا حاتم جسے اس نے اپنے ہاتھوں سے پالا وہ اسے چھوڑ کر جا چکا ہے

ايسے وقت ميں بي جان اور ان کي بہوؤں نے مل کر سب کو سنبھالا جب ميت اٹھانے کا وقت آيا تو سماب نے چیخ و پکار شروع کر دي سب نے بہت مشکل سے اسے سنبھالا

زري يہ سب ديکھ ايک کونے ميں بيٹھي رو رہي تھي اسے کچھ سمجھ نہيں آرہا تھا کہ يہ کیا ہو رہا ہے وہ اپنے حاتم کو شدت سے ياد کر رہي تھي ليکن وہ اس بات سے بلکل انجان تھي کہ اس کا حاتم اسے اکیلا چھوڑ کر جا چکا ہے اتنے ميں زاويار وہاں آيا اسے وہاں روتے ديکھ اس نے شدت سے آنکھيں ميچي کيونکہ سب جانتے تھے کہ حاتم اور زري ايک دوسرے سے کتنا پیچھے ہيں۔۔۔

"زري آپ يہاں کيوں بيٹھي ہو اور رو کيوں رہي ہو" زاويار نے پيار سے اس کے پاس بيٹھتے پوچھا

"بھائي۔۔۔۔۔ ماما لولي ہے اور آئم بھي نئي ہے اب ميں ماما تو تيشے تپ تراوں اور ديٹھتے نہ شب لو لہے ہيں يہ تيوں لو لے يہيں بھائي" زري نے سو سوں کرتے تو تلي آواز ميں پوچھا

اب زاویار کیا بتاتا سے

زاویار سے کسی طرح بہلا پھسلا کر کمرے میں لے گیا کیونکہ سماں اور زرناب کو روتا دیکھ اب وہ بھی ان کے پاس جانے کی ضد کر رہی تھی اس لیے زاویار سے کمرے میں لے گیا

ادھر سکندر صاحب اور اعزاز صاحب کے ساتھ عباس صاحب اور دلدار صاحب بھی میتوں کو اٹھاتے لے گئے پیچھے ان کے سماں اور زرناب کا برا حال تھا فاخرہ بیگم اور فائزہ بیگم نے بمشکل انہیں سنبھالا۔ سماں تو اپنے ہوش گنواتے اسی وقت بے ہوش ہو گئی بہن کو بے ہوش دیکھ کر زرناب ہوش میں آئی

"آپی آپی آنکھیں کھولیں۔۔۔ آپی پلیز نہیں مجھ میں اور ہمت نہیں ہے۔۔۔" زرناب نے روتے ہوئے بہن کے وجود کو جھنجھوڑا

فاخرہ اور فائزہ بیگم نے بہت مشکل سے ان دونوں کو سنبھالا

اب سب بڑے لاونج میں بیٹھے تھے سماں کمرے میں تھیں ڈاکٹر نے اسے آرام کرنے کو کہا تھا کیونکہ مسلسل رونے سے اور کچھ نہ کھانے پینے کی وجہ سے کمزوری ہو گئی تھی زرناب بھی انہیں کے پاس بیٹھی ہوئی تھی

زاویار تمام بچوں کو کے کراہیک کمرے میں ان کے ساتھ تھا کیونکہ وہ سب سے بڑا تھا زاویار حاتم سے صرف چھ ماہ بڑا تھا۔ ارمان اور زارون اس وقت آٹھ سال کے تھے اور ہانیہ اور دعا اس وقت چار سال کی تھی زری ان دونوں سے ایک سال بڑی تھی ان سب سے چھوٹی عینا جو کہ صرف دو سال کی تھی (عینا پامینہ کی بیٹی) پامینہ کو بھی بھائی کی موت کا پتہ چلا تو وہ رات کی فلائٹ سے ہی اپنے شوہر کے ساتھ پاکستان آچکی تھیں

ابرش کے علاوہ تمام بچے وہاں موجود تھے ابرش کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا تھا
سب بڑے لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے سوائے زرناب اور سماب کے۔

"بابا ابرش کا کچھ پتہ کیوں نہیں چلا" عباس صاحب نے جہانگیر صاحب سے پوچھا۔۔۔

"ہاں بابا اتنی چھوٹی سی بچی آخر گئی کہاں۔۔۔۔" دلدار خان بھی بولے۔ لیکن ان کے پاس کوئی جواب

نہیں تھا وہ خود بھی پریشان تھے کہ آخر ابرش گئی کہاں؟ کیونکہ کھائی کے آس پاس والا علاقہ سنسان تھا اور
وہاں کوئی جانور بھی نہیں تھا جس سے یہ گمان ہوتا کہ کسی جانور نے اٹھالیا ہو۔۔۔ ابھی سب بیٹھے ہوئے تھے
کہ انہیں چیخنے چلانے کی آواز آئی سب نے گھبرا کر آواز کا رخ کیا یہ آواز سماب کے کمرے سے آرہی تھی
جنہوں نے ہوش میں آتے دوبارہ چلنا شروع کر دیا تھا سب کمرے کی جانب گئے

زرناب بمشکل سماب کو سنبھال رہی تھی سماب کو اس طرح چیختے چلاتے دیکھ اس کے پاگل ہونے کا گمان ہو
رہا تھا فخرہ اور فائزہ بیگم نے بھی آگے بڑھ کر سماب کو سنبھالنے کی کوشش کی جہانگیر خان بیٹی کی حالت
دیکھ کٹ کر رہ گئے تھے ثریا بیگم سے بھی بیٹی کی حالت دیکھی نہ گئی انہوں نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے
لگایا ماں کے گلے لگتے ہی سماب نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا

"بس میری بچی صبر کرو۔۔۔ اللہ کی یہی مرضی تھی رو کر خود کو ہلکان مت کرو ایسے تم بیمار پڑ جاؤ گئی۔۔۔"

ثریا بیگم نے نرمی سے سمجھایا

"ماما مجھ سے صبر نہیں ہو رہا میرا گھرا جڑ گیا ہے میرے شوہر اور میرا بیٹا مجھ سے دور چلے گئے میری معصوم
بچی کا کچھ پتہ نہیں میں کیسے صبر کر لو۔۔۔ میں مر جاؤں گی ماما۔۔۔ مجھے نہیں جینا "

"خبردار آپ نے اپنے مرنے کی بات کی تو کیا آپ بھی مجھے حائم کی طرح چھوڑ کر جانا چاہتی ہیں۔۔۔
آئندہ آپ اس طرح کی باتیں نہیں کریں گی۔۔۔" زرناب تو تڑپ اٹھی تھی بہن کے منہ سے اس کے
مرنے کی بات سن کر

سب سماں کو تسلی دے رہے لیکن وہ سنبھل نہیں رہی تھی آخر کیسے صبر آتا ایک پل میں اس کا سارا گھرا جڑ
گیا تھا

سماں کو نیند کی گولیاں دے کر سلا دیا کیوں کہ وہ کسی طور سنبھل نہیں رہی تھی ابھی سب سماں کے کمرے
سے باہر آئے تھے کہ ایک مرتبہ پھر رونے کی آواز آتی ہے لیکن اب رونے کی آواز کسی بچے کی تھی اب
سب اس کمرے کی طرف جاتے ہیں جہاں زاویا سب بچوں کے ساتھ تھا

"زری بچے چپ کر جاؤ" زاویا زری کو چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا جو کہ چپ ہونے کی بجائے مزید
گلا پھاڑے رو رہی تھی زری کو روتا دیکھ عینا نے بھی رونا شروع کر دیا اب تو زاویا سچ میں پریشان ہو گیا تھا
ارمان تم عینا کو چپ کرواؤ" زاویا نے ارمان سے کہا

ارمان نے عینا کو اٹھایا اور اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگا لیکن عینا نے اس کے پاس جاتے ہی اور
زور شور سے رونا شروع کر دیا ان دونوں کو روتا دیکھ اب دعا اور ہانیہ نے بھی رونا شروع کر دیا

بچوں کی رونے کی آواز سے سب وہاں آچکے تھے زری تو ماں کو دیکھتے ہی اور رونا شروع ہو چکی تھی زرناب
نے آگے بڑھ کر زری کو اٹھایا ماں کے پاس جاتے ہی وہ خاموش ہو گئی دعا اور ہانیہ کو بھی فاخرہ اور فائزہ بیگم

نے لے لیا عینا کو پامینہ نے اٹھالیا لیکن وہ ان کے پاس چپ ہونے کی بجائے مزید رونا شروع ہو گئی اور بار بار زاویار کی طرف جانے لگی یہ دیکھتے زاویار نے اسے اٹھالیا زاویار کہ پاس جاتے ہی وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

زبیر خان اور حاتم کو گزرے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا بے شک یہ غم بہت بڑا تھا سب کے لیے لیکن کافی حد تک سنبھل گئے اگر کوئی نہیں سنبھلا تھا تو وہ سب تھی

زری بھی اس ایک ہفتے میں بہت بیمار رہی کیونکہ وہ بار بار حاتم کو یاد کر رہی تھی جس کی وجہ سے اس کا بخار کم نہیں ہوتا تھا ابرش کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا تھا پامینہ بھی ابھی یہی تھی

عباس خان اور دلدار خان اپنے بچوں سمیت خان حویلی چلے گئے تھے لیکن کبھی کبھی چکر لگاتے تھے جہانگیر خان اور ثریا بیگم خان و لا میں ہی ٹھہرے تھے

وقت کا کام ہے گزرنا وہ گزر جاتا ہے وقت کے ساتھ ساتھ زخم بھی بھر جاتے ہیں لیکن کچھ زخم ایسے ہوتے ہیں جو ساری زندگی نہیں بھرتے۔

آج پامینہ بھی جانے لگی تھی کیونکہ خرم خان کالندن میں بزنس تھا جسے وہ وقتی طور اپنے دوست کے حوالے کر کے آئے تھے اور اب ان کا جانا ضروری تھی پامینہ پیکنگ کر رہی تھی اور عینا کو خرم صاحب نے اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

سکندر صاحب اور اعزاز صاحب بھی کافی حد تک سنبھل چکے تھے

ابھی وہ سٹڈی روم میں بیٹھے کوئی فائل دیکھ رہے تھے کیونکہ آفس کم ہی جارہے تھے آفس کا سارا کام اعزاز صاحب دیکھ رہے تھے۔۔۔ زرناب نے زری کو سلا کر بیڈ پر لٹایا اور سماں کو دیکھنے کی غرض سے اس کے کمرے کی طرف گئی

"آپی کب تک سوئی رہیں گی اٹھ جائیں ناشتہ کریں پھر آپ نے میڈیسن بھی لینی ہے" زرناب نے سماں کو سوتے دیکھ اٹھایا لیکن سماں کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا زرناب نے دو تین آوازیں بھی دی لیکن وہ نہ ہلی اب باقاعدہ اس نے آگے ہو کر سماں کو جھنجھوڑا تھا لیکن اس کی وجود نے کوئی حرکت نہیں کی زرناب اب سچ میں ڈر گئی تھی اس کے ذہن میں برے برے خیال آرہے تھے اس نے ان سب خیالوں کو جھٹکا اور فوراً سے سٹڈی روم کی طرف گئی جہاں سکندر صاحب موجود تھے

"سکندر جلدی آئیے میرے ساتھ آپی کو پتہ نہیں کیا وہ گیا ہے"

"کیا ہوا بھابھی کو وہ ٹھیک تو ہیں نہ" سکندر صاحب نے زرناب کی پریشان صورت دیکھ کر پوچھا

"نہیں سکندر کچھ ٹھیک نہیں ہے میں آپی کو اٹھانے ان کے کمرے میں گئی لیکن وہ اٹھ نہیں رہی"

یہ سنتے ہی سکندر جلدی سے زرناب کے ساتھ باہر کی جانب بڑھے پامینہ اور خرم خان جو کہ جانے کے لیے کمرے سے باہر آئے تھے ان دونوں کو پریشانی سے سماں کے کمرے کی طرف جاتا دیکھ خود بھی ان کے پیچھے ہو لیے۔ سکندر صاحب کمرے کے آگے جا کر رک گئے۔

"سکندر آپ رک کیوں گئے اندر چلے نہ" زرناب نے سکندر صاحب کو رکتے دیکھ کر کہا۔

"بھابھی عدت میں ہیں اور ایسے میں میں ان کے سامنے کیسے جاؤں" سکندر نے جواب دیا

"کیا ہوا بھابھی کو آپ دونوں اتنے پریشان کیوں ہیں" پامینہ جوان کے پیچھے آرہی تھی ان کے پاس آتے ہی

پوچھا

"پتہ نہیں مینہ آپ اٹھ نہیں رہی میں نے بہت کوشش کی لیکن وہ نہیں اٹھ رہی"

آپ ڈاکٹر کو کال کرے وہ آکر چیک اپ کرتی ہیں آپ تو جانتی ہیں نہ کہ وہ آجکل کتنی کمزور رہتی ہیں ٹینشن

بھی لیتی ہیں تو اس کی وجہ سے بیہوش نہ ہو گئی ہوں" پامینہ نے زرناب کو تسلی دیتے ہوئے کہا

"ہاں میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں تم لوگ بھابھی کے پاس جاؤ"

سکندر صاحب نے اپنی فیملی ڈاکٹر کو کال کی۔۔

زرناب اور پامینہ سماب کے پاس بیٹھ گئی سماب کا جسم ٹھنڈا ہو چکا تھا

تھوڑی دیر میں ڈاکٹر آ جاتی ہیں

جہانگیر خان اور ثریا بیگم لاونج میں ہی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے جب ڈاکٹر کو دیکھا تو پریشانی سے اس کے

پاس آئے

ڈاکٹر نے اپنے آنے کی وجہ بتائی

وہ دونوں کافی پریشان ہو گئے تھے ڈاکٹر کو لے کر سماب کے کمرے کی طرف چلے گئے جہانگیر خان باہر ہی

سکندر اور خرم خان کے پاس رکے رہے اور ثریا بیگم ڈاکٹر کو کمرے کے اندر لے گئی

"آئیں ڈاکٹر صاحبہ دیکھیں آپ کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے ان کو ہوش نہیں آرہا" زرناب نے ڈاکٹر کو آتے

دیکھ کہا

ڈاکٹر نے سہا کا اچھے سے معائنہ کیا۔ معائنے کے بعد ڈاکٹر نے زرناب کی طرف دیکھا

"ڈاکٹر کیا ہوا بھابھی کو وہ ٹھیک تو ہیں کوئی پریشانی والی بات تو نہیں" پامینہ نے ڈاکٹر سے پوچھا

"آئی ایم ریلی سوری ان کی ڈیٹھ ہو چکی ہے"

"کیا۔۔۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں رات تک تو آپ بالکل ٹھیک تھی ایسے کیسے یہ۔۔۔۔۔" زرناب نے روتے ہوئے اونچی آواز میں کہا

اس کی آواز سے باہر کھڑے نفوس بھی متوجہ ہوئے

"ان کی ڈیٹھ تو رات کو ہی ہو گئی ہوئی ہے۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر ابھی بات کر رہی تھی کہ ثریا بیگم اپنے ہوش کھو بیٹھی اور بیہوش ہو گئی

"اما"

"تائی جان" زرناب اور پامینہ ایک ساتھ چلائی

"سکندر جلدی آئیں" زرناب نے چلاتے ہوئے باہر کھڑے سکندر کو آواز دی سکندر صاحب جلدی سے کمرے میں آئے ان کے پیچھے جہانگیر صاحب اور خرم خان بھی آگئے

"کیا ہوا تائی جان کو" سکندر نے ثریا بیگم کو بیہوش دیکھا تو پوچھا

خرم اور سکندر خان نے آگے بڑھ کر ثریا بیگم کو صوفے پر لٹایا

ڈاکٹر نے ان کو چیک کیا

"یہ صدمہ کی وجہ سے بیہوش ہوئی ہیں" ڈاکٹر نے کہا

"کیسا صدمہ۔۔۔ ابھی تک تو ٹھیک تھیں یہ" جہانگیر صاحب نے پوچھا
 زرناب اور پامینہ مسلسل رو رہی تھی ان کو روتا دیکھ جہانگیر خان آگے بڑھے
 "کیا ہوا تم دونوں ایسے رو کیوں رہی ہو"

"بابا" زرناب آگے بڑھ کر ان کے گلے لگ کر رونا شروع ہو گئی ہے
 "پامینہ ہمیں بتاؤ کیا ہوا ہے سماب کو کچھ ہوا ہے کیا دیکھو جلدی بتاؤ ہمارا دل بیٹھا جا رہا ہے" لیکن وہ پھر بھی
 روتی رہی

"ڈاکٹر صاحبہ آپ کچھ بتائیں کیا ہوا ہے بھابھی کو اور تائی جان اچانک بیہوش کیوں ہو گئی ہیں" ان کو روتا
 دیکھ کر سکندر صاحب نے ڈاکٹر سے پوچھا
 "سماب کی ڈیبتھ ہو چکی ہے اور ماں جی یہی بات برداشت نہیں کر پائی اور اسی لیے بیہوش ہو گئی ہیں"
 "بھابھی کی ڈیبتھ۔۔۔ لیکن رات میں یہ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔" سکندر صاحب کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا
 تھا جہانگیر خان تو سن کھڑے تھے انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ قسمت کیسا کھیل کھیل رہی ہے ان کے ساتھ
 ۔۔۔ ابھی پہلے زخم مندمل نہیں ہوئے تھے کہ اور زخم آ گئے۔۔۔ زرناب اور پامینہ مسلسل روئی جا رہی تھی

آج ایک مرتبہ پھر خان ولا میں صف ماتم بچہ چکا تھا۔۔۔ آج پھر ایک اور میت اس گھر سے اٹھنی تھی
 سب گم سم بیٹھے تھے سب نے دکھ ایک بار پھر سے تازہ ہو گئے تھے
 خان ولا اور خان حویلی کی خوشیوں کو تو جیسے کسی کی نظر لگ گئی تھی

سماب کو مرے ہوئے ایک مہینہ ہو گیا تھا اور سب اپنے اپنے معمول پر آچکے تھے زرناب کو جب بھی بہن کی یاد آتی دل خون کے آنسو روتا

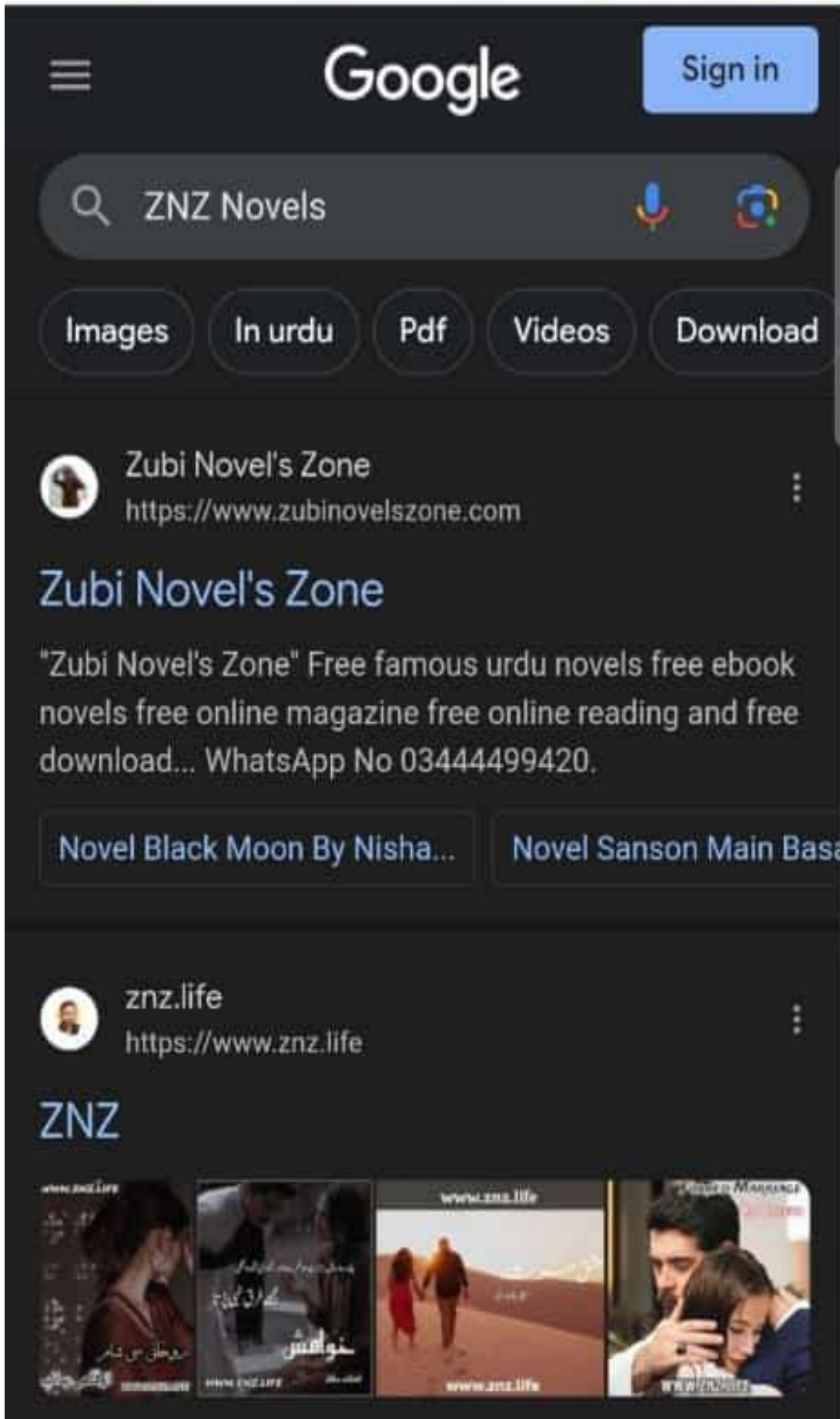
لیکن اب کیا کیا جاسکتا تھا جانے والے تو چلے جاتے ہیں اور کبھی لوٹ کر واپس نہیں آتے لیکن اپنے پیچھے اپنی یادیں چھوڑ جاتے ہیں اور خان ولا اور خان حویلی کے لوگ اب اپنے پیاروں کی یادوں کے سہارے جی رہے

ہیں۔۔۔۔



اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپ کے لئے لائے ہیں دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں جو ناولز آپ کو کبھی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM  **ZNZ.LIFE**



تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر

جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے

گے جسکی سکرین شاٹ آپ

سامنے دیکھ سکتے ہیں کوئی بھی

ایک سائٹ وزٹ کریں اور

اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے

باسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں

مزید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

<https://www.zubinovelszone.in>

<https://www.znz.life>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020)

<https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>